اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحٰی یہی ہے

﴿ بچوں کے لئے ﴾

اِسلام کی دوسری کِتاب

از

چوہدری محمد شریف صاحب مولوی فاضل قادیان

الناشر:
نظارت نشر و اشاعت صدر انجمن احمدیہ قادیان

نام کتاب : اسلام کی دوسری کتاب

مصنف : چوہدری محمد شریف

طبع اول : 1986ء

کمپوزڈ ایڈیشن باراول : 2013ء

حالیہ اشاعت : 2016ء

مقام اشاعت : قادیان

تعداد اشاعت : 1000

ناشر : نظارت نشر واشاعت صدر انجمن احمدیہ قادیان، ضلع گورداسپور، پنجاب 143516، انڈیا

مطبع : فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

ISBN : 978-81-7912-364-5

Islam Ki Dusri Kitab

by

Choudary Muhammad Shareef Maulvi Fazil

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرض ناشر

اسلام نام ہے اس دین کا اور اس طریقے پر زندگی گذارنے کا جو اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے تھے اور جو قرآن شریف میں اور حدیث النبویؐ میں بتلایا گیا ہے اور حضور اکرمؐ نے اپنے عملی نمونہ سے ہمیں سکھایا ہے۔

دین کا سیکھنا اور اسلام کی ضروری باتوں کا علم حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ دینی علوم حاصل کرنے والوں کی فضیلت بیان کرتے ہوئے نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ:

مَنۡ یُرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیۡرًا یُفَقِّہۡہُ فِی الدِّیۡنِ (بخاری)

جس کو اللہ تعالیٰ بھلائی اور ترقی دینا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دے دیتا ہے۔

پس بچپن سے ہی دین اسلام کو سیکھنے اور اس کی ضرورت اور بنیادی باتوں کے علم حاصل کرنے کا شوق دل میں پیدا ہونا چاہئے اور احکام اسلام کے مطابق اپنی زندگیوں کو سنوارنے کی کوشش کرنے کی عادت بھی پیدا ہونی چاہئے۔ اور بچپن سے ہی بچوں میں دینی تعلیم، اللہ اور اسکے رسول کی محبت اور غیرت کو راسخ کرنا چاہئے۔

محترم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم نے بڑی خوش اسلوبی اور عمدہ وآسان پیرائے میں اسلام کی بنیادی مسائل اور احمدیت کی مختصر تاریخ پر مشتمل پانچ کتب ''اسلام کی پہلی تا پانچویں کتاب'' سلسلہ وار تصنیف فرمائی ہیں۔ یہ کتب جہاں بچوں کی دینی تعلیم کے لئے نہایت دلچسپ ہیں وہاں بڑی عمر کے احباب بھی اس سے ضرور استفادہ کر

سکیں گے۔اللہ تعالیٰ محترم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کی تصنیف کردہ ان کتب کی اشاعت کو ان کے لئے خَیْرَ مَا یَخْلُفُ الرَّجُلُ میں سے بنائے۔آمین

محترم مولانا موصوف کی تصنیف کردہ اسلام کی پانچوں کتب پہلی بار ۱۹۸۶ء میں قادیان میں شائع ہوئی تھیں۔اب کمپوزڈ ایڈیشن ۲۰۱۳ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت و منظوری سے من و عن شائع کیا جارہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سیدنا حضور انور کے اعلیٰ توقعات کے مطابق نونہالان جماعت کی تعلیم وتربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

خاکسار

حافظ مخدوم شریف

ناظر نشرواشاعت قادیان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اسلام کی دوسری کتاب

نماز

اللہ تعالیٰ نے اِنسان کو پیدا کیا ہے۔ اور اُس کی تمام ضروریات بھی پوری کیں اور اس کے لئے ہر قسم کے سامان مہیا کئے۔ رزق کھانے کو۔ لباس پہننے کو عطا فرمایا۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اُس کا شُکر کریں۔ اور اُس کی تمام نعمتوں کی قدر کریں۔ اور اُسی کی عبادت کریں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنَ کہ اِنسان صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے پیدا ہوُا ہے۔ سب چیزیں انسان کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ اور اِنسان صرف خدا تعالیٰ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

سب عبادتوں سے اعلیٰ عبادت **نماز** ہے۔ نماز مومنوں کی ترقی کا ذریعہ ہے۔ جس قدر ترقی چاہو اِس سے حاصِل ہوسکتی ہے۔ نماز انسان کو بے حیائیوں اور ناپسندیدہ کاموں سے روکتی ہے۔ نماز سے انسان کا دل پاک ہو جاتا ہے اور گناہوں کی مَیل دُور ہو جاتی ہے۔ اور انسان ہر قِسم کے گناہوں اور بدیوں سے

محفوظ ہوجاتا ہے۔ جوشخص سچّے دِل اور عاجزی سے نماز کو ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے عزّت اور بزرگی عطا فرماتا ہے۔ اور اُس کو اپنے قُرب میں جگہ دیتا ہے۔ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ۔

نماز کیا ہے؟

وہ ذکرِ الٰہی ہے جس میں تسبیح، تحمید، تقدیس اور استغفار اور درود اور دُعا عاجزی کے ساتھ مانگی جاتی ہے۔ جب تُم نماز پڑھوتو نہایت اَدب سے کھڑے ہوجاؤ۔ اور اَیسا معلوم ہو جیسے تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو۔ یا کم از کم یہ سمجھ رہے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اور تُم اُس کے سامنے کھڑے ہو۔ نماز کے اندر کِسی دوسری طرف خیال نہ ہو بلکہ صرف اپنے رب کی طرف ہی پوری توجّہ ہو۔ جو دُعا کرنی ہو نماز میں ہی کرلو۔ جوشخص نماز کو اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا نہیں کرتا اس کی نماز حقیقی نماز نہیں۔ جوشخص یہ نہیں سمجھتا کہ وہ نماز میں کیا پڑھ رہا ہے۔ اُس کی بھی کوئی نماز نہیں۔ اس لئے تمہیں چاہئے کہ خوب سوچ سمجھ کر پڑھو۔ اور جیسے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ ایسے ہی نماز ادا کرو۔ تا کہ تم کو اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل ہو۔ اور تم اُس کے بندے بن جاؤ۔ اور تمام گناہوں سے پاک ہوجاؤ۔ اور دین و دُنیا کی تمام نعمتیں تُم کو مل جائیں اور تمہارا خدا تُم سے راضی ہوجائے۔ کیونکہ اس کی رضامندی سے کوئی چیز بہتر نہیں۔

شرائطِ نماز

نماز کے ادا کرنے کے لئے چھ۶ شرطیں ہیں:-

(۱) بدن پاک ہو۔

(۲) کپڑے پاک ہوں۔

(۳) نماز پڑھنے کی جگہ پاک اور صاف ہو۔

(۴) قِبلہ کی طرف مُنہ ہو۔

(۵) نماز کی نیّت ہو۔

(۶) ستر ڈھانکا ہوا ہو۔

طہارتِ بدن

اگر کِسی نے پیشاب یا پاخانہ کیا ہو تو پہلے بائیں ہاتھ کے ساتھ **اِستنجاء** کرے، نہ کہ دائیں کے ساتھ۔ اور اگر پانی نہ ملے تو ڈھیلے یا پتّھر سے بھی کام لے سکتا ہے۔ (گوبر، لید یا ہڈی سے استنجاء کرنا منع ہے) پھر اپنے ہاتھ کو مِٹّی سے مَل کر دھولے اور **وضوء** کرلے۔ اور اگر جُنبی ہو۔ یا عورت حائضہ ہو تو پہلے **غُسل** کرے۔

غُسل کرنے کا یہ طریق ہے کہ پہلے استنجاء کرے۔ پھر وضو کرے۔ اور پھر سر پر تین دفعہ پانی ڈال کر سارے بدن پر پانی بہادے (تین بار پانی ڈالنا سُنّت ہے) لیکن

بدن کا کوئی حِصّہ سُوکھا نہ رہ جائے۔ غُسل کے لئے پردہ دار جگہ اور کپڑا باندھنا بہتر ہے۔

وضُو کرنے کا یہ طریق ہے:-

پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ [1] پڑھے۔ پھر دونوں ہاتھ تین بار پہونچوں تک دھوئے۔ اِس کے بعد تین بار کُلّی کرے۔ پھر تین بار ناک میں پانی ڈال کر خُوب اچھی طرح سے صاف کرے۔ اور تین بار چہرہ پر پانی ڈال کر مُنہ دھوئے۔ پھر تین بار دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے پھر سر کا مَسح کرے۔ اِس طرح کہ پہلے دونوں ہاتھ آگے لے آئے۔ پھر کانوں اور گردن کا مَسح کرے۔ پھر دونوں پاؤں کو (پہلے دایاں اور پھر بایاں ٹخنوں تک) تین تین بار دھوئے۔ اگر پاؤں میں جُرابیں وغیرہ ہوں۔ اور وضُو کے بعد پہنی گئی ہوں تو مَسح کر لینا چاہئے۔

مَسح کرنے کا یہ طریق ہے کہ ہاتھوں کی اُنگلیوں کو تَر کر کے پاؤں کی اُنگلیوں سے لے کر پنڈلیوں تک کھینچنا چاہئے۔

مَسح کی مُدّت مقیم کے واسطے ایک دِن رات اور مُسافِر کے لئے تین دِن رات مقرر ہے۔ اِس کے بعد جُرابیں وغیرہ اُتار کر پاؤں دھونے چاہئیں۔ اگر کوئی ایسی جگہ ہو جہاں پانی ڈالنے سے تکلیف کا اندیشہ ہو تو مَسح کرنا چاہئے۔

اگر جُراب وغیرہ اس قدر پھٹی ہوئی ہو کہ اس میں سے پاؤں کی تین اُنگلیاں نظر آ سکتی ہوں تو اُن پر مَسح کرنا منع ہے۔

[1] ۔اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ جو بے حد رحم کرنے والا، بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وُضو مکمّل کرنے کے بعد کلمۂ شہادت اور وُضو کی دُعا پڑھے جو یہ ہے:-

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ [1]

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ [2]

وضو میں اعضاء کو تین تین بار دھونا سُنّت ہے۔ اور ایک ایک بار دھونا فرض ہے۔

اگر وُضو ٹوٹ جائے تو پھر دوبارہ وُضو کرنا چاہیئے۔

نواقضِ [3] وضوء

① ۔ پیشاب کرنے ② ۔ پاخانہ کرنے ③ ۔ ہوا کے خارج ہونے ④ ۔ لیٹ کر یا کسی چیز سے سہارا لگا کر سونے ⑤ ۔ بے ہوشی ⑥ ۔ کسی عضو سے خون یا پیپ وغیرہ کے بہ نکلنے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے۔

اگر وُضو کرنے کے لئے پانی نہ ملے یا پانی کے اِستعمال کرنے سے بیمار ہونے یا بیماری بڑھ جانے کا ڈر ہو۔ یا کُنوئیں وغیرہ سے پانی نکالنے کا کوئی سامان نہ ہو۔ یا پانی پر دُشمن یا درندہ کا قبضہ ہو تو تیمّم کر لینا چاہیئے۔

تیمّم کا طریق یہ ہے کہ پہلے ہاتھ پاک مِٹّی پر یا ایسی چیز پر جِس پر مِٹّی ہو مار کر مُنہ پر ہاتھ مل لے۔ پھر دوسری دفعہ ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں تک مَل

---

[1] ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔

[2] ۔ اے اللہ مجھے توبہ کرنے والا اور پاک بنا۔ [3] ۔ وضو توڑنے والی چیزیں۔

لے۔ایک ضرب سے پہونچوں تک مَلنا بھی آیا ہے۔

تیمّم وُضو کے قائم مقام ہے۔جب پانی مِل جائے۔تو تیمّم ٹوٹ جاتا ہے۔اور جن چیزوں سے وُضوٹوٹ جاتا ہے۔اُن سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

تیمّم مِٹّی کے علاوہ ریت۔پتھّر اور چُونہ وغیرہ سے بھی ہوسکتا ہے۔

طہارتِ لباس

کپڑوں کے پاک ہونے کا یہ مطلب ہے کہ کپڑوں پر پیشاب وغیرہ کے چھینٹے نہ گرے ہوں۔ یا اور کِسی قِسم کی نجاست یا خُون وغیرہ اُن کو نہ لگا ہو۔اگر پیشاب یا پاخانہ وغیرہ کپڑوں کو لگ جائے تو اُن کو پانی سے دھو لینا چاہیئے۔لیکن اگر کپڑے ناپاک ہوں اور اُن کے دھونے کا کوئی سامان نہ ہو تو اُنہی کپڑوں سے ہی نماز پڑھ لینی چاہیئے۔

اگر کپڑے نہ ہوں تو بیٹھ کر نماز پڑھ لینی چاہیئے۔اور رکوع اور سجدہ اِشارہ سے کر لینا چاہیئے۔

طہارتِ مُصلّیٰ[1]

نماز پڑھنے کی جگہ پاک اور صاف ہونی چاہئیے۔ اگر زمین پر نجاست وغیرہ ہو۔ اور دُھوپ لگ کر خُشک ہو جائے۔ اور اُس کا اثر جاتا رہے تو اُس پر نماز جائز ہے۔

بکریوں کے باڑہ میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ لیکن اُونٹوں کے باڑہ، تمام قبرستان، لِید والی جگہ، مذبح، راستہ میں، خانہ کعبہ کے اُوپر نماز پڑھنا جائز نہیں۔

قِبلہ

نماز کے لئے قِبلہ کی طرف مُنہ ہونا شرط ہے۔ لیکن اگر کِسی دُشمن کا ڈر ہو، یا کوئی اور خطرہ ہو تو جِس طرف ہو سکے اُسی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھ لے۔

اگر اندھیری رات ہو اور یہ معلوم نہ ہو کہ قِبلہ کس طرف ہے تو جِس طرف دِل گواہی دے کہ اِدھر قِبلہ ہے اُسی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھ لے۔ اگر اُسے نماز پڑھ چکنے کے بعد معلوم ہو کہ جِس طرف میں نے نماز پڑھی ہے قِبلہ نہیں تھا تو دوبارہ نماز پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور اگر اُسے نماز کے درمیان ہی معلوم ہو جائے کہ قِبلہ دوسری طرف ہے تو مُنہ اُس طرف پھیر لے۔

[1] ۔ نماز پڑھنے کی جگہ

نِیّت

نماز سے پہلے دِل میں نِیّت کا ہونا ضروری ہے کہ کونسی نماز ہے۔فرض ہیں یا سُنّت یا نفل۔

سَتر ڈھانکنا

نماز کے لئے مَرد کو اپنا بدن ناف سے لے کر گھٹنوں کے نِچلے حِصّہ تک ڈھانکنا فرض ہے۔اگر دونوں کندھے ننگے ہوں تو نماز مکرُوہ ہوتی ہے۔

آزاد عورت کو مُنہ اور ہاتھ پاؤں کے سِوا سب بدن ڈھانکنا فرض ہے۔اگر سَتر سے چوتھا حِصّہ ننگا ہو جائے تو نماز فاسد[1] ہو جاتی ہے۔

اذان

جِس وقت نماز کا وقت ہوتا ہے۔مسجدوں میں اذان دی جاتی ہے۔اذان دینا سُنّت ہے۔مَوَذِّن (اذان دینے والا) کو چاہئیے کہ وہ قِبلہ کی طرف مُنہ کر کے کانوں میں اُنگلیاں ڈال کر کھڑا ہو۔پھر چار دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہے۔پھر دو دفعہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔پھر دو دفعہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے۔پھر دائیں طرف مُنہ کر کے ۲ دفعہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہے۔پھر بائیں

۱۔خراب

طرف مُنہ کر کے ۲ دفعہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے۔ پھر قبلہ کی طرف مُنہ کر کے ۲ دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہے اور ایک دفعہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہے[۱]۔ (اذان ختم)

لیکن فجر کی نماز میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد قبلہ کی طرف مُنہ کر کے ۲ بار اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ[۲] کہے۔

مُؤَذِّن کو باوُضو اذان دینی چاہیئے۔

جو شخص اذان سُن رہا ہو اُس کو وہی الفاظ دُہرانے چاہئیں۔ لیکن جس وقت مُوذّن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے سُننے والا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ[۳] کہے جب اذان ختم ہوجائے تو اذان کے بعد یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّ فِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَا مًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَاد[۴]

۱۔ **اذان کا ترجمہ:** اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہی معبود ہے۔ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسُول ہیں۔ نماز کی طرف آؤ کامیابی کے لئے آؤ۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

۲۔ نماز نیند سے بہتر ہے۔ ۳۔ سب قوت اور طاقت اللہ کو ہی ہے۔

۴۔ اے میرے اللہ جو ربّ ہے اس کامل دعوت اور کھڑی ہونے والی نماز کا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ فضیلت اور بلند درجہ عطا فرما۔ اور اس کو جس مقام محمود کا تو نے وعدہ کیا ہے اُس میں اُٹھا مجھے یقین ہے کہ تو وعدہ خلاف نہیں کرتا۔

تمام کام کاج کھیل کُود چھوڑ کر نماز کے لئے مسجد کی طرف چلے جانا چاہئیے۔

اِقامت

جب نماز کھڑی ہونے لگے اور امام مُصَلّٰی پر کھڑا ہو جائے تو لوگوں کو چاہئے کہ صفیں سیدھی کر لیں۔ کیونکہ صفوں کی دُرستی نماز کی مُتَمِّم[1] ہے۔ اور حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے صفیں سیدھی کرنے کے متعلق بہت تاکید فرمائی ہے۔ جب صفیں سیدھی ہو جائیں تو مؤذّن کو چاہئیے کہ اقامت کہے۔ مؤذّن کے علاوہ کوئی دوسرا شخص بھی اس کی اجازت سے اقامت کہہ سکتا ہے۔ اقامت کے کلمات یہ ہیں۔

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ۔ اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰہِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلَی الۡفَلَاحِ۔ قَدۡ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ[2]۔ قَدۡ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ۔ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَوقاتِ نماز

فجر کی نماز کا وقت صبح صادق سے لے کر سُورج کے نکلنے تک ہے۔

---

[1]۔ مُتَمِّم۔ پوری کرنے والی

[2]۔ نماز کھڑی ہے۔

ظُہر کی نماز کا وقت سُورج کے زوال سے لے کر اصلی سایہ کے علاوہ ایک مِثل تک ہے۔

عصر کی نماز کا صحیح وقت ظُہر سے لے کر سُورج کے زرد نہ ہونے تک ہے۔

مغرب کی نماز کا وقت سُورج کے ڈوبنے سے لے کر شَفَق (وہ سُرخی جو سُورج کے ڈوبنے کے بعد تک مغرب میں رہتی ہے) کے غُروب تک ہے۔

عِشاء کی نماز کا غروبِ شفق سے لے کر آدھی رات تک کا وقت ہے۔

نوٹ:۔ سوئے ہوئے یا بھُولے ہُوئے یا روکے ہوئے کی نماز کا وقت وہ ہے، جب جاگے یا یاد آئے یا اُس کی روک دُور ہو جائے۔

اَوقاتِ ممنُوعہ

جب سُورج نِکل رہا ہو۔ غُروب ہو رہا ہو۔ جس وقت سُورج عین سر پر ہو۔ اور عَصر کی نماز کے بعد سے سُورج کے ڈوبنے تک۔ اور صُبح کی نماز کے بعد سے سُورج کے نِکلنے تک کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہئیے۔ اِن وقتوں میں نماز پڑھنا منع ہے کیونکہ یہ سُورج پرستوں کے وقت ہیں[1]۔

نماز کی رکعات

فجر:۔ ۲ سُنّت۔ ۲ فرض

[1]۔ ان وقتوں میں جان بوجھ کر نماز پڑھنا منع ہے۔

ظُہر:- چار۴ سُنّت۔ چار۴ فرض۔ دو۲ سُنّت

عصر:- چار۴ فرض

مغرب:- تین۳ فرض۔ دو۲ سُنّت

عِشاء:- چار۴ سُنّت۔چار۴ فرض۔ دو۲ سُنت۔ تین۳ وِتر[1]

نماز پڑھنے کا طریق

(منقول از فتاویٰ احمدیہ)

جب اِنسان نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو تو کعبہ کی طرف رُخ کر کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو اُوپر اُٹھائے یہاں تک کہ اُنگلیاں کانوں کے برابر ہو جائیں۔ اور پھر دونوں ہاتھوں کو نیچے لا کر سِینہ یعنی دونوں پستانوں کے اُوپر یا اُن کے مُتّصِل نیچے اِس طور پر باندھے کہ بایاں ہاتھ نیچے اور دایاں ہاتھ اُوپر ہو۔ پھر یہ دُعا پڑھے۔

---

[1] ۔فرضوں اور سُنتوں کی تعداد لکھ دی گئی ہے۔ نفل جس قدر چاہو پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ خَطَایَایَ کَمَابَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَا یَ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ۔ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَایَا یَ بِالْمَآءِوَالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ۔[1]

یا ثناء سُبْحٰنَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰی جَدُّكَ وَلَآاِلٰہَ غَیْرُكَ[2]

تعوذ: اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ[3]

پھر(تسمیہ) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کے بعد سُورۃ فاتحہ پڑھے۔

۱۔ اے اللہ دُوری ڈال میرے اور میری خطاؤں کے درمیان جیسا کہ دُوری ڈالی تُو نے مشرق اور مغرب کے درمیان۔ اے اللہ صاف کر مُجھ کو میری خطاؤں سے۔ جیسا کہ صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا مَیل سے۔ اَے اللہ دھوڈال میری خطاؤں کو پانی اور برف اور اولوں کے ساتھ۔

۲۔ پاک ہے تُو اے اللہ اور یکتا ہے اپنی تعریف میں اور برکت والا ہے تیرا نام اور بڑی ہے تیری شان۔ اور نہیں کوئی معبود تیرے سوا۔

۳۔ پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی مدد کے ساتھ شیطان مردود سے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۧ [1]

اس کے بعد قرآن شریف کی کوئی سُورۃ پڑھے۔

مثلاً قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۲ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۳ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۴ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۵ [2]

یا قرآن کریم کی چند آیات پڑھے پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر رکوع میں چلا جاوے۔ اور دونوں ہاتھوں سے اپنے دونوں گھٹنوں کو اُنگلیاں پھیلا کر پکڑے اور دونوں بازوؤں کو سیدھا رکھے اور پیٹھ اور سر کو برابر رکھے اور تین بار یا تین بار سے

---

[1] ۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے بن مانگے دینے والا۔ سچّی محنت کو ضائع نہ کرنے والا ہے۔ مالک ہے جزا سزا کے دن کا۔ ہم تیری عبادت کرتے ہیں۔ اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ دکھا ہم کو سیدھا راستہ۔ راہ اُن لوگوں کی جن پر تیرا انعام ہوا اور نہ اُن کی جن پر غضب کیا گیا اور نہ اُن کی جو سچی تعلیم کو بھول گئے۔ (قبول فرما)۔

[2] ۔ کہہ وہ اللہ ایک ہے۔ اور بے نیاز ہے۔ نہ اُس کی کوئی اولاد ہے۔ اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور نہ اُس سے کوئی برابری کرنے والا ہے۔

زیادہ طاق مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ [1] پڑھے۔ اِس کے بعد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ [2] کہتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو جائے۔ اور رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ [3] کہے۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے سجدہ کرنے کے لئے نیچے جائے اور پہلے گھٹنے پھر ہاتھ اور ناک اور پیشانی زمین پر رکھ کر تین دفعہ یا زیادہ طاق مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی [4] کہے اور جو دُعا چاہے اپنی زبان میں یا عربی زبان میں کرلے (رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن مجید کی آیات پڑھنا منع ہے) سجدہ کی حالت میں اپنے دونوں پاؤں کو کھڑا رکھے۔ اور اُن کی اُنگلیوں کو بھی قِبلہ کی طرف رکھے۔ اور دونوں ہاتھوں کے درمیان سَر ہو۔ اور دونوں بازو پہلوؤں سے جُدا ہوں۔ اِس کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے سَر اُٹھا کر گھٹنوں کے بل بیٹھ جائے یا اور دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ لے اور اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْفَعْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْزُقْنِیْ [5] پڑھے۔ اور جو دُعا کرنی ہو کرلے۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے

---

[1]۔ پاک ہے میرا رب جو بہت ہی بڑا ہے۔

[2]۔ اللہ نے سُن لی اُس کی جس نے اُس کی تعریف کی۔

[3]۔ اے ہمارے رب سب تعریف تیرے لئے ہے۔ تعریف بہت زیادہ اور پاک کہ برکت ہو جس میں۔

[4]۔ پاک ہے میرا رب جو اعلیٰ مرتبہ والا ہے۔

[5]۔ اے اللہ بخش مجھے اور رحم کر مجھ پر اور ہدایت کر مجھے۔ اور عافیت دے مجھے اور بلند مرتبہ کر میرا۔ اور اصلاح کر میری اور رزق عطا کر مجھے۔

دوسرے سجدہ کے لئے چلا جائے۔ اور جس طرح پہلے سجدہ کیا تھا اُسی طرح سجدہ کرے۔ اور وہی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے اُٹھ کھڑا ہو۔ سُبْحٰنَکَ اللہ اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ کو چھوڑ کر دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح پڑھے۔ پھر اسی طرح رکوع اور سجدہ اور قعدہ کرے۔ دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھ جائے۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے۔ اُنگلیاں کُھلی ہوں اور سیدھی قِبلہ کی طرف ہوں اور دایاں پاؤں کھڑا ہو۔ اور بایاں بچھا ہوا ہو۔ پھر تشہد یعنی اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَ الصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِیْنَ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ [1] پڑھے۔ جب اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ پر پہنچے تو اپنے دائیں ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی اُٹھائے۔ تشہد کے بعد درُود شریف یعنی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

[1]۔ سب قسم کے تحفے اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور نمازیں اور پاکیزہ اعمال بھی۔ سلام ہو تجھ پر اے نبی۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سِوا کوئی معبود نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس کے بندے اور اُس کے رسُول ہیں۔

كَمَابَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ[1] پڑھے پھراس کے بعد ادعیہ ماثورہ یا اور کوئی دُعا جو چاہے مانگے۔ مثلاً رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ[2]

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ[3] کہے پھر اس کے بعد دائیں طرف مُنہ پھیر کر اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ[4] پڑھے۔ پھر بائیں طرف مُنہ پھیر کر اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہے۔ گویا نماز تکبیر تحریمہ یعنی پہلے اَللّٰهُ اَكْبَرُ سے شروع ہوتی ہے اور اللہ پر ہی ختم ہو جاتی ہے۔

---

[1] ۔اے اللہ تو اپنی بڑی رحمت نازل فرما محمدؐ پر۔ اور اس کی آل پر جیسا کہ تُو نے بڑی رحمت نازل کی ابراہیمؑ پر اور ابراہیمؑ کی آل پر بے شک تو تعریف کیا گیا اور بزرگ ہے۔
اے اللہ برکت نازل فرما محمدؐ پر اور محمدؐ کی آل پر جیسا کہ تُو نے برکت نازل کی ابراہیمؑ پر اور ابراہیمؑ کی آل پر۔ بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

[2] ۔اے ہمارے رب دے ہم کو دُنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی اور بچا ہمیں آگ کے عذاب سے۔

[3] ۔اے رب بنا مجھ کو قائم کرنے والا نماز کا۔ اور نیز میری اولاد کو بھی۔ اَے رب ہمارے قبول فرما ہماری دُعا۔ اے ہمارے رب بخش دے مجھ کو اور میرے والدین کو اور سب مومنوں کو اُس دِن کہ قائم ہوگا حساب۔

[4] ۔سلامتی ہو تم پر اور اللہ کی رحمت ہو۔

لیکن اگر فرض تین یا چار رکعتیں پڑھنی ہوں تو تشہد پڑھ کر اُٹھ کھڑا ہو۔ پھر ان رکعتوں میں صرف سُورۃ فاتحہ پڑھے۔ لیکن وِتر اور سُنّتوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں فاتحہ کے بعد ایک سُورۃ یا چند آیات قرآن کی پڑھنی چاہئیں۔ اور رکوع اور سجدہ کرے۔ اور تشہد اور درُود اور دُعائیں پڑھ کر ختم کردے۔

فرض نماز کے بعد دُعا اور تسبیح پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَ اِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَيْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ [1]

سُبْحَانَ اللهِ ۳۳ بار۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار۔ اَللهُ اَكْبَرُ ۳۴ بار۔ [2]

نماز باجماعت

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے سَتائیس گُنا زیادہ ثواب ہوتا ہے۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی حضرت رسُول مقبول صلی اللہ علیہ وسلّم نے بہت تاکید کی ہے۔ خصُوصًا صبح اور عشاء کی نماز باجماعت ادا نہ کرنے کی وعِیدِ شدید آئی ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک دفعہ آپؐ نے فرمایا کہ جو لوگ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے نہیں آتے میرا دِل چاہتا ہے کہ اُن کے گھروں کو جا کر آگ لگا

[1] ۔ اے اللہ تُو سلام ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ہے۔ اور تیری طرف لوٹتا ہے سلام۔ بابرکت ہے تُو اے ہمارے رب اور بلند شان والا ہے تُو اے صاحبِ جلال اور صاحبِ اکرام۔

[2] ۔ پاک ہے اللہ۔ ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔

دوں لیکن چونکہ گھروں میں عورتیں اور بچّے بھی ہوتے ہیں۔ اِس لئے میں اَیسا نہیں کرتا۔

جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا یہ طریق ہے کہ جِس وقت امام کھڑا ہو۔ مُؤَذِّن اقامت کہے۔ مقتدی صفیں دُرست کریں جب امام تکبیرِ تحریمہ کہے تو تمام مقتدی بھی نہایت آہستگی سے تکبیر کہہ لیں۔ اور سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اخیر تک اور اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اور بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ لیں۔ جب امام سُورۃ فاتحہ پڑھ رہا ہو تو مقتدی بھی اُس کے پیچھے اپنے دِل میں پڑھ لیں۔ جب امام قرآن پڑھے۔ تو مقتدی خاموشی سے اور غور سے اُس کو سُنتے رہیں۔ جب امام تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جاوے تو سب مقتدی بھی تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جاویں۔ جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہہ کر رکوع سے کھڑا ہو جاوے تو مقتدی بھی رکوع سے کھڑے ہو جائیں اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ کہیں۔ جب امام اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر سجدہ میں چلا جاوے تو مقتدی بھی اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر سجدہ میں چلے جاویں۔ اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہیں۔ جب امام اللہ اکبر کہہ کر سجدہ سے اُٹھ کھڑا ہو تو مقتدی بھی اللہ اکبر کہہ کر سجدہ سے اُٹھ کھڑے ہوں۔ اور قعدہ میں بھی قعدہ کی دُعا پڑھیں۔ جب دوسری مرتبہ امام اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں چلا جاوے تو مقتدی بھی اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں چلے جاویں۔ اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہیں۔ اِسی طرح دُوسری رکعت پڑھیں۔ جو فِعل امام کرتا جاوے۔ مقتدی بھی

اُسی طرح کرتے چلے جاویں جب دُوسری رکعت میں اِمام سجدہ کے بعد اللہ اکبر کہہ کر بیٹھ جاوے تو مقتدی بھی بیٹھ جاویں۔ اور التّحیات۔تشہد۔ درُود اور ادعیۂ ماثورہ پڑھیں۔ اور اس کے علاوہ اور بھی کوئی دُعا کرنی ہو تو کرلیں۔ جب اِمام سلام پھیر دے تو مقتدی بھی سَلام پھیر دیں۔ اگر نماز میں کہیں سَہو ہو جاوے اور امام سجدہ سَہو کرے تو مقتدی بھی سجدۂ سَہو کریں۔ اگر امام سجدۂ سَہو نہ کرے تو مقتدیوں پر بھی سجدۂ سَہو نہیں۔ اگر کوئی آدمی نماز میں پیچھے سے آ کر مِلے تو جِس وقت اِمام سلام پھیر دے۔ وہ اُٹھ کھڑا ہو۔ اور اپنی باقی رکعات پوری کرلے۔ اگر کِسی رکعت کے رکوع میں مِل جاوے تو اُس کو پوری رکعت شمار کرے۔

اِمام کے متعلق ضروری باتیں

مقتدیوں کو چاہئے کہ وہ اپنے لئے ایک ایسا اِمام مقرر کریں جو اُن سب سے زیادہ شریعت جاننے والا ہو۔ اگر عِلم میں سب برابر ہوں تو جو سب سے اچھا قرآن پڑھتا ہو اس کو اپنا اِمام بنائیں۔ اگر قرأت میں بھی سب برابر ہوں تو جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہو اُس کو اِمام بنائیں۔ اور اگر سب ایک جیسے پرہیز گار ہوں تو جو سب سے زیادہ معمّر ہو اُس کو اپنا امام بنالیں۔

اِمام ظُہر اور عصر کی ساری نماز میں اور مغرب کی تیسری رکعت میں اور عشاء کی دو

آخری رکعتوں میں سب کچھ آہستہ پڑھے۔ اور صُبح کے فرض اور مغرب کی پہلی دو ۲ رکعتوں اور عِشاء کی پہلی دو ۲ رکعتوں میں اِمام بلند آواز سے پڑھے۔ عِید الفِطُر اورعِید الاُضحیٰ اور صلوٰۃ الِاُستَسقاء میں بھی اِمام بلند آواز سے پڑھے۔

جب اِمام اُونچی آواز سے پڑھتا ہوتو مقتدیوں کو چاہئیے کہ وہ سُنا کریں۔ لیکن مقتدی سُورۃ فاتحہ ضرور آہستگی سے پڑھ لیا کریں۔

اِمام کو چاہئیے کہ نماز لمبی نہ کرے۔ کیونکہ اُس کے پیچھے بچّے۔ بوڑھے بیمار اور کمزور اور صاحبِ حاجت بھی نماز پڑھنے والے ہوتے ہیں۔

اگر مقتدی ایک ہی ہوتو اِمام بائیں طرف کھڑا ہو۔ جب کوئی دُوسرا مقتدی اور آجائے تو اِمام آگے کھڑا ہو جائے۔

جب اِمام بھُول جائے تو مقتدیوں کو چاہئیے کہ وہ سُبۡحَانَ اللّٰہِ کہیں۔ اور وہ آیت جہاں سے اِمام بھُولتا ہو اُسے بتادیں۔

عورتیں آپس میں جماعت کرلیں تو جائز ہے۔ لیکن نماز پڑھانے والی عورتوں کے درمیان ہی کھڑی ہو۔

اگر کِسی امام کو لوگ بُرا سمجھیں تو وہ اُن کا اِمام نہ رہے۔

مکروہات نماز

ننگے سَر نماز پڑھنا۔ نماز میں دائیں یا بائیں طرف یا آسمان کی طرف دیکھنا۔ بلا ضرورت کھانسنا۔ پیشاب اور پاخانہ روک کر جو کہ توجّہ کو ہٹائے نماز پڑھنا۔ نماز میں جمائی یا انگڑائی لینا۔ اگر پیشانی کو مِٹّی لگ جائے تو پیشانی سے مِٹّی صاف کرنا۔ کپڑے کو مِٹّی سے بچانے کے لئے سمیٹنا یا اُٹھانا پیشانی کے سامنے سے بلا ضرورت کنکریوں یا مِٹّی کو ہٹانا۔ نماز میں اُنگلیوں کو چٹخانا۔ سجدہ کے وقت دونوں بازوؤں کو فرش پر بچھا دینا۔ یا ران کو پیٹ سے مِلانا۔ اگر کوئی حرکت بھی اِن میں سے کرے گا تو اس کی نماز مکرُوہ ہو جائے گی۔ سجدہ اور رکوع اِمام سے پہلے کرنے والا مقتدی بیوقوف ہے۔

وِتر

وِتر کی تین رکعتیں ہیں۔ خواہ اکٹھی پڑھے یا دو رکعت پڑھ کر اور سلام پھیر کر تیسری رکعت الگ پڑھ لے۔ وِتر کی تیسری رکعت میں رکوع کرنے سے پہلے یا رکوع کرنے کے بعد سیدھے کھڑے ہو کر یہ دُعا قنوت پڑھے:-

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَ نَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ۔ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ

وَنَرجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔ [1]

دُوسری دُعا قنوت۔ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِىْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِىْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِىْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِىْ فِيْمَآ اَعْطَيْتَ وَقِنِىْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ۔ فَاِنَّكَ تَقْضِىْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ۔ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ۔ وَاِنَّهٗ لَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَيْتَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ [2]

---

[1]۔ اے اللہ ہم مدد مانگتے ہیں تُجھ سے اور ہم بخشش چاہتے ہیں تُجھ سے اور ہم ایمان لاتے ہیں تُجھ پر اور ہم بھروسہ رکھتے ہیں تُجھ پر اور ہم تعریف کرتے ہیں تیری بہترین اور ہم شُکر کرتے ہیں تیرا۔ اور نہیں ہم ناشکری کرتے تیری۔ اور علیحدہ ہوتے اور چھوڑتے ہیں اُس کو جو نافرمانی کرے تیری۔ اے اللہ ہم خالص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے لئے ہی نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف ہی دوڑتے ہیں۔ اور تیرے حضور ہی کھڑے ہوتے ہیں اور ہم اُمید رکھتے ہیں تیری ہی رحمت کی اور ڈرتے ہیں تیرے عذاب سے۔ بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

[2]۔ اے اللہ ہدایت دے مُجھے اس کے ساتھ جس کو تو نے ہدایت دی۔ اور عافیت دے مُجھ کو اُس کے ساتھ جس کو تُو نے عافیت بخشی اور دوست رکھ مُجھ کو اُس کے ساتھ جس کو دوست بنایا تُو نے اور برکت دے مُجھے اُس میں جو تُو نے عطا فرمایا۔ اور بچا مُجھ کو اُس کے بُرے نتیجے سے جو تُو نے فیصلہ کیا۔ کیونکہ تُو حکم کرتا ہے اور نہیں حکم کیا جاتا تُجھ پر بے شک وہ ذلیل نہیں ہوتا جس کا تُو دوست ہے۔ اور نہیں عزت پاتا جس کو تو بُرا سمجھے۔ تُو برکت والا ہے اَے ہمارے رب اور بلند مرتبہ والا ہے۔ اور رحمتیں نازل فرما اپنی بہترین خلقت محمد (صلی اللہ علیہ وسلّم) پر اور اُس کی آل اور اُس کے اصحاب پر۔

وِتر پڑھنے کا وقت عِشاء کے بعد سے لے کر صُبح صادق تک ہے۔ اگر کوئی شخص نماز تہجّد کے لئے اُٹھ سکے تو اُس کو چاہئے کہ وہ آخری رات میں ہی پڑھے۔ لیکن اگر نہ اُٹھ سکتا ہو تو عِشاء کے بعد ہی پڑھ لینے چاہئیں۔

سجدۂ سَہوْ

اگر نماز میں بھُول سے کوئی رُکن رہ جاوے تو پہلے رُکن کو پُورا کیا جاوے اور سَجدۂ سَہوْ کیا جاوے۔ یا اُس کو یہ شک ہو کہ مَیں نے کِتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ تو سجدہ سَہوْ لازم ہو جاتا ہے۔ اور رکعتوں کی بنا یقین پر رکھے۔

سجدۂ سَہوْ کرنے کا یہ طریق ہے کہ پہلے دائیں طرف سَلام پھیرے اور دو سجدے کرے۔ پھر دونوں طرف سَلام پھیرے اور اگر رکعتوں کے کم یا زیادہ ہونے کا شک ہو تو پہلے اُس شک کو نِکال لے۔ (یعنی رکعتیں اپنے خیال کے مطابق ہی پوری کر لے) پھر سَجدۂ سَہوْ کر لے۔

سجدۂ سَہوْ سلام سے پہلے بھی کر سکتے ہیں۔

نماز قضاء

اگر کوئی نَماز کِسی معقول عُذر یا نسیان سے ترک ہو جائے۔ مثلاً سو یا ہوا ہو۔ اور جاگ نہ آئے۔ یا نماز پڑھنی بھُول گیا ہو تو یہ نماز ضائع نہیں ہوتی بلکہ جس وقت

یاد آئے یا جاگے نماز پڑھ لے۔ اُس نماز کا یہی وقت ہے۔

اگر پانچوں نمازیں قضاء ہوگئی ہوں تو اُن کو ترتیب وار ادا کرنا ہی بہتر ہے۔

نماز تہجّد

تہجّد عِشاء کے بعد سونے اور طلُوعِ فجر سے پہلے اُٹھ کر نماز پڑھنے کا نام ہے۔ قرآن کریم اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز تہجّد اپنے اندر بہت سے فضائل رکھتی ہے۔ نماز تہجّد کی اکثر دُعائیں عموماً قبول ہو جاتی ہیں۔ رات کے آخری حِصّہ میں اللہ تعالیٰ قریبی آسمان پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے ''کیا کوئی میرا بندہ ہے جو مُجھ سے مانگے اور مَیں اُس کو دُوں؟''

عابِد اُس وقت اپنے رب کو یاد کرتے ہیں۔ غافِل پڑے سوئے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اُس وقت اُٹھتے ہیں اور اُس سے بخشِش مانگتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم ہمیشہ تہجّد کی نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور اپنے گھر والوں کو بھی نماز تہجّد کے لئے اُٹھایا کرتے تھے۔

اِس کی آٹھ رکعتیں مسنُون ہیں۔ رات کو جاگنے کے بعد قبل از نماز صُبح تک وقت ہے۔ ۲، ۲ رکعتیں پڑھنی بہتر ہیں تین وِتر کو آٹھ رکعت کے بعد پڑھنا مسنُون ہے۔

نمازِ اِشراق وضُحیٰ

جب آفتاب نِکل آئے اور نیزہ یا دو نیزہ بھر اُونچا ہو جائے اُس وقت اِشراق کی نماز پڑھی جاتی ہے۔ یہ نماز بھی اپنے اندر بہت ثواب رکھتی ہے۔ یہ نماز دو رکعتوں سے لے کر بارہ رکعتوں تک پڑھی جاسکتی ہے۔ اور جو نماز نَو دس بجے دِن کے پڑھی جائے تو اُس کا نام صلوٰۃُ الضُّحیٰ ہے۔ اور اس میں دو رکعت سے آٹھ رکعت تک نماز پڑھنی چاہیئے۔

نمازِ قَصُر

اِسلام میں جہاں اور بہت سی آسانیاں ہیں۔ وہاں ایک یہ بھی آسانی ہے کہ اگر اِنسان مُسافر ہو تو نماز کم کرلے۔ اور نماز کے کم کرنے کو نماز قصر کہتے ہیں۔

اگر ظُہرؔ عصرؔ اور عشاءؔ کی نماز قصر کرنی ہو تو اُس وقت اُن کے صِرف دو دو فرض ہی پڑھیں گے۔ مغرب اور صُبح کی نماز قصر نہیں ہوتی۔ قصر نماز میں سب سُنّتیں وغیرہ معاف ہو جاتی ہیں۔ لیکن صُبح کی نماز کی دو سُنّتیں اور وِتر معاف نہیں ہوتے۔

ہر انسان کو چاہیئے کہ جب وہ سفر کرے تو نماز قصر پڑھے کیونکہ مُسافر کے لئے نماز قصر ہی مقرّر ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رُخصت ہے جو اُس نے اپنے بندوں کو عطا کی ہے۔ اس لئے اس کو خوشی سے قبول کرنا چاہیئے۔ اگر کسی جگہ ۱۹ دِن

سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ ہوتو نماز پوری پڑھنی چاہیئے ورنہ قصر کرنی چاہیئے۔ اور کوئی شخص ہمیشہ سفر پر ہی رہے تو اُس کے لئے قصر نہیں۔

جِس وقت اِنسان شہر سے نِکل جائے تو قصر شروع کردے۔ اور جِس وقت شہر میں داخل ہوجائے۔ اُس وقت پُوری نماز پڑھے۔

جُمعہ

جُمعہ کا روز ایک اِسلامی عظیم الشان تہوار ہے۔ قرآن شریف نے خاص کر کے اس دِن کو تعطیل کا دن ٹھہرایا ہے۔ اور اس بارہ میں خاص ایک سُورۃ قرآن شریف میں موجود ہے۔ اس کا نام سُوْرَۃُ الْجُمُعَة ہے۔ اور اس میں حُکم ہے کہ جب جمعہ کی اذان دی جائے تو تم دُنیا کا ہر ایک کام بند کردو۔ اور مسجدوں میں جمع ہو جاؤ۔ نمازِ جُمعہ اِس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرو۔ اور جو شخص جُمعہ عمدًا ترک کرتا ہے۔ وہ سخت گنہگار ہے۔ اور جس قدر جُمعہ کی نماز اور خُطبہ سُننے کی قرآن شریف میں تاکِید ہے۔ اِس قدر عید کی نماز کی تاکید نہیں۔

جُمعہ کے دِن صُبح کی نماز میں پہلی رکعت میں الٓمٓ السجدۃ اور دُوسری رکعت میں سُوْرَۃ الدَّھر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے۔

جُمعہ بیمار، مُسافر، عورت، بچّہ، غلام، نابینا اور قیدی کے سِوا سب پر فرض ہے۔ اگر یہ لوگ بھی جمعہ پڑھ لیں تو اُن کو بھی ثواب مِل جاتا ہے۔

ہر مسلمان پر فرض ہے کہ جس وقت جُمعہ کی اذان ہو۔ اُسی وقت تمام کاروبار چھوڑ دے۔ اور جُمعہ کے لئے جامع مسجد میں جائے۔ اور جہاں جگہ پائے وہیں بیٹھ جائے۔ لوگوں کے کندھوں پر سے پھاند کر نہ جائے۔ اور جا کر دو۲ چار۴ سُنّتیں پڑھے۔ اور دُعا واِستغفار میں مشغول ہو جائے۔ بیہودہ باتیں نہ کرے۔ جس وقت اِمام خطبہ شروع کرے۔ اُس وقت توجّہ اور خاموشی سے خُطبہ سُنے خُطبہ میں بولنے والے کو جُمعہ کا ثواب نہیں مِلتا۔

جُمعہ کی نماز کے دو۲ فرض ہیں۔ جن میں قِراءَۃ بِالْجَھرْ ہوتی ہے۔ اور سُورۃ اعلٰی اور غاشِیہ یا سُورۃ جمعہ اور منافِقون پڑھنا سُنّت ہے۔ اور فرضوں کے بعد دو۲ یا چار۴ سُنتیں پڑھنی چاہئیں۔

جمعہ کی نماز کا وقت بھی وہی ہے جو ظہر کی نماز کا وقت ہے۔ لیکن جُمعہ کی نماز کے لئے زوال کی شرط نہیں ہے۔ جُمعہ کے لئے غُسل کرنا واجب ہے۔ اور اچھے کپڑے پہننا اور خُوشبو لگا کر آنا سُنّت ہے۔ اگر کِسی جگہ تین آدمی ہوں تو اُن کو ضرور جُمعہ پڑھنا چاہیئے اگر کوئی شخص دیر سے آئے اور اُس کو اِمام کے ساتھ جُمعہ کی نماز کی ایک رکعت مِل جائے تو اُس کا جمعہ ہو جاتا ہے۔ ورنہ ظہر کی نماز پڑھے۔

خُطبۂ جُمعہ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ اَمَّا بَعْدُ[1] فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اِس کے بعد ضرورتِ وقت کے مطابق خُطبہ پڑھے۔ جس میں لوگوں کو ضروری باتوں کی طرف توجہ دلائے۔ پھر ایک آدھ منٹ بیٹھ کر دُوسرا خُطبہ اِس طرح پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَ اِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ

[1] اَمَّا بَعْدُ اِس کے بعد

تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۔[1]

عِیدَین

مُسلمانوں کے لئے ہر سال میں دو[2] عیدیں آتی ہیں۔ایک رمضان کے بعد یکم شوال کو ہوتی ہے۔جِسے عید الفِطر کہتے ہیں۔اور دُوسری عید ۱۰/ذوالحجّہ کو ہوتی ہے۔جِسے عِید الاضحیٰ (قُربانی والی عید) کہتے ہیں۔

ہر مُسلمان پر عِید کی نماز مَرد ہو یا عورت سُنّت ہے۔عِید کی نماز کا وقت نیزہ بھر آفتاب سے لے کر زوال آفتاب تک ہے۔جہاں تک ممکن ہو سکے عِید کی نماز جلد ہی پڑھنی بہتر ہے۔عِید کے دِن غُسل کرنا۔اچھے کپڑے پہننا اور خُوشبو وغیرہ لگانا

---

[1] سب تعریفیں اللہ کی ہیں۔ہم سب اُس کی تعریف کرتے ہیں۔اور اُسی سے مدد چاہتے ہیں۔اور اُسی سے بخشش مانگتے ہیں اور اُسی پر ایمان لاتے ہیں اور اُسی پر بھروسہ رکھتے ہیں اور اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اپنی نفسانی شرارتوں سے اور اپنے اعمال کے بُرے نتائج سے جِس کو ہدایت کرے اللہ پس نہیں کوئی اُس کو گمراہ کرنے والا۔جِس کو گمراہ ٹھہراوے اللہ پس نہیں کوئی ہدایت دینے والا اُس کو۔اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو ایک ہے نہیں شریک اُس کا۔اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس کے بندے اور اُس کے رسُول ہیں۔اللہ کے بندو رحم کرے تُم پر اللہ بیشک اللہ حکم کرتا ہے نیکی کا اور رشتہ داروں کو دینے کا اور منع کرتا ہے کُھلم کھلا بدیوں اور مکروہ باتوں سے اور بغاوت سے وہ نصیحت کرتا ہے تُم کو تا کہ یاد رکھو تُم۔یاد کرو اللہ کو وہ بھی تُم کو یاد رکھے گا اور اُسی کو پکارو وہ جواب دے گا تم کو۔اور البتہ یادِ خُدا کی ہی بڑی بات ہے۔منہ *

سُنّت ہے۔ عِید الفِطر میں نماز سے قبل کھا کر جانا سُنّت ہے۔ اور عید الاضحیٰ میں نماز کے بعد آ کر کھانا سُنّت ہے۔ عِید کی نماز کو جاتے وقت جِس راستہ سے جائے آتے وقت اُس کے سِوا کِسی دُوسرے راستہ سے آنا سُنّت ہے۔ عِید الفِطر کی نماز سے قبل [1] صدقہ فِطر ادا کرنا ضروری ہے۔ اور نماز عِید الاضحیٰ کے بعد جو شخص قُربانی کرنے کی طاقت رکھتا ہے اُسے قُربانی کرنی چاہیئے۔ اگر نماز سے قبل قُربانی کر دی جائے تو قُربانی نہیں ہوتی۔ دونوں عیدوں میں اذان اور اقامت کہنا منع ہے۔ دونوں عیدوں میں خُطبہ نماز کے بعد ہوتا ہے۔ جِس میں اِمام لوگوں کو صدقہ فِطر۔ قُربانی اور تکبیرات تشریق کے متعلق تعلیم دیتا ہے۔ خُطبہ ضرور سُننا چاہیئے۔ دونوں عِیدیں شہر سے باہر یا کسی کھلی جگہ میں پڑھنی چاہئیں۔ بوقتِ ضرورت (بارش یا آندھی وغیرہ ہو یا کوئی موزوں جگہ نہ ہو) مسجد میں بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔

نمازِ عید کی ۲ دو رکعتیں ہیں۔ عید کی نماز سے پہلے یا پیچھے سُنّت یا نفل پڑھنا منع ہیں۔ عِید کی نماز میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں قراءۃ سے پہلے کہی جاتی ہیں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں قراءۃ سے پہلے کہی جاتی ہیں۔

عید کی نماز میں سُورۃ قٓ اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ یا سُورۃ اَعْلیٰ اور غَاشِيَة یا جُمُعَة اور مُنَافِقُوْن پڑھنا سُنّت ہے۔ اگر شام کو بادل ہو اور چاند دکھائی نہ

[1] صدقۃ الفِطر اور قُربانی کے متعلق مسائل ''اسلام کی تیسری کتاب'' میں درج ہیں۔

دے۔لیکن لوگوں کو دُوسرے دِن زوال کے بعد پتہ لگے کہ کل چاند نِکلا ہے (عِید الفِطر کے موقعہ پر) تو زوال کے بعد عید کی نماز نہیں پڑھی جائے گی۔ بلکہ دُوسرے دن صُبح کو پڑھی جائے گی۔لیکن اگر کوئی ایسا سبب پیدا ہو جائے کہ دُوسرے دِن بھی نہ پڑھی جا سکے تو پھر عِید کی نماز نہیں پڑھی جائے گی۔اگر عید الاضحیٰ میں ایسا موقعہ پیش آ جائے تو ۱۲رتاریخ تک عِید کی نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

تکبیراتِ تشریق وہ تکبیریں ہیں جو عَرفہ (۹) تاریخ کی صُبح کی نماز سے لے کر ۱۲رتاریخ کی عَصر کی نماز تک ہر نماز کے پیچھے بلند آواز سے کہی جاتی ہیں۔تکبیر تشریق یہ ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

نماز کسُوف وخُسوف[1]

یہ نماز چاند یا سُورج گرہن کے وقت پڑھی جاتی ہے۔ اِس نماز کی اذان اور اقامت نہیں ہوتی۔لوگوں کو چاہیئے کہ جس وقت کسُوف یا خُسوف ہو۔مسجد میں چلے جائیں اور امام اُن کو نماز پڑھائے۔

اِس نماز کی دو۲ رکعتیں ہیں۔اور ہر ایک رکعت میں دو۲ رکوع ہوتے ہیں۔ اور قراءۃ بالجہر ہوتی ہے۔اور نماز لمبی ہوتی ہے۔ جب تک گرہن دُور نہ ہو اُس وقت تک نماز پڑھنی چاہیئے۔اور خُوب دُعا کرنی چاہئے۔اگر امام نہ ہو تو اکیلے

---

[1] چاندگرہن اور سُورج گرہن۔

اکیلے ہی نماز پڑھ لینی چاہیئے۔

نمازِ استخارہ

جب اِنسان کِسی کام کے کرنے کا اِرادہ کرے تو اُس کو چاہیئے کہ وہ استخارہ کی نماز پڑھے۔(استخارہ کرنا سُنّت ہے) اور اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرے۔اللہ تعالیٰ اس کے مفید مطلب پر آگاہ کردے گا۔ یہ ضروری نہیں کہ اللہ تعالیٰ اِطلاع دے۔گو کبھی خواب یا کشف وغیرہ کے ذریعہ سے خبر مل بھی جاتی ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ اُس کے دل کو اُس طرف پھیر دے گا جو اُس کے لئے بہتر ہے۔

نماز استخارہ کا یہ طریق ہے کہ اِنسان عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز پڑھے پھر استخارہ کی دُعا پڑھ کر سو رہے۔

اَللّٰھُمَّ[1] اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ

[1] اے اللہ میں بھلائی طلب کرتا ہوں تیرے علم سے اور قدرت چاہتا ہوں تیری قدرت سے اور مانگتا ہوں تیرے بڑے فضل سے بے شک تو قدرت رکھتا ہے اور مجھے کوئی قدرت نہیں۔ اور تُو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تُو ہی جاننے والا ہے غیبوں کو۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام بہتر ہے میرے لئے میرے دین اور میری دُنیا میں اور انجام کے لحاظ سے میرے کام میں تو میرے لئے مقدر کر اس کو اور آسان کر اس کو میرے لئے۔ پھر برکت ڈال میرے لئے اس میں اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام بُرا ہے میرے لئے میرے دین اور میری دُنیا میں اور انجام کے لحاظ سے میرے کام میں تو پھیر دے اس کو مجھ سے اور ہٹا لے مُجھ کو اس سے اور مہیّا کر میرے لئے بھلائی جس جگہ ہو پھر راضی کر دے مُجھ کو اس پر۔ منہ

وَاَسۡئَلُكَ مِنۡ فَضۡلِكَ الۡعَظِيۡمِ فَاِنَّكَ تَقۡدِرُ وَلَا اَقۡدِرُ وَتَعۡلَمُ وَلَا اَعۡلَمُ وَ اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُيُوۡبِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ هٰذَا الۡاَمۡرَ (هٰذَا الۡاَمۡرَ کی جگہ اپنے کام کا نام لے) خَيۡرٌ لِّيۡ فِيۡ دِيۡنِيۡ وَمَعَاشِيۡ وَ عَاقِبَةِ اَمۡرِيۡ فَاقۡدِرۡهُ لِيۡ وَيَسِّرۡهُ لِيۡ ثُمَّ بَارِكۡ لِيۡ فِيۡهِ وَاِنۡ كُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ هٰذَا الۡاَمۡرَ (اس جگہ بھی هٰذَا الۡاَمۡرَ کی جگہ اپنے کام کا نام لے۔) شَرٌّ لِّيۡ فِيۡ دِيۡنِيۡ وَمَعَاشِيۡ وَ عَاقِبَةِ اَمۡرِيۡ فَاصۡرِفۡهُ عَنِّيۡ وَاصۡرِفۡنِيۡ عَنۡهُ وَاَقۡدِرۡ لِيَ الۡخَيۡرَ حَيۡثُ كَانَ ثُمَّ اَرۡضِنِيۡ بِهٖ

نماز اِستِسقاء

اگر بارش نہ برستی ہو اور بارش کی سخت ضرورت ہو تو لوگوں کو چاہئیے کہ وہ کُھلے میدان میں شہر سے باہر جمع ہو جائیں۔ اور اِمام اُن کو ۲ رکعت نماز پڑھائے جس میں قراءۃ بالجہر ہو پھر خطبہ پڑھے۔ اور اپنی چادر اُلٹائے۔ پھر قبلہ کی طرف مُنہ کر کے سب لوگ دُعائیں کریں اور عاجزی اور استغفار کریں تا کہ وہ گُناہ جس کی وجہ سے بارش نہیں برستی دُور ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت نازِل ہو۔

نمازِ خوف

اگر کِسی دُشمن وغیرہ کا خوف ہو تو چار۴ رکعت نماز فرض کی بجائے دو۲ رکعت نماز پڑھنا جائز ہے۔ اگر دُشمن کا مقابلہ ہو رہا ہو۔ اور کچھ اِطمینان ہو جائے تو ایک گروہ دُشمن کا مقابلہ کرتا رہے۔ اور دُوسرا آ کر ایک رکعت جماعت کے ساتھ پڑھ لے۔ اور دُوسرا اگر ایک رکعت امام سے علیٰحدہ پڑھ کر قبل سلام چلا جاوے اور امام کھڑا رہے پھر دُوسرا گروہ آ جائے اور وہ ایک رکعت اِمام کے ساتھ پڑھ لے اور دُوسری رکعت علیٰحدہ پڑھ لیں۔ پھر اِمام اور دونوں گروہ سلام پھیریں۔ اگر اس قدر فُرصت اور موقعہ نہ ملے تو جس طرح ہو سکے سواریوں پر یا چلتے چلتے نماز پڑھ لیں خواہ رُخ قِبلہ کی طرف ہو یا کِسی دُوسری طرف۔

نمازِ حاجت

اگر کِسی کو کوئی حاجت پڑے تو اُس کو چاہیئے کہ نماز حاجت پڑھے نماز حاجت کا یہ طریق ہے کہ وضو کر کے دو۲ رکعت نماز پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلّم پر درود بھیجے اور یہ دُعائے حاجت پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ

مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ[1]

مریض کی نماز

بیمار اگر کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو بَیٹھ کر ہی نماز پڑھ لے۔ اور اگر بَیٹھ کر بھی نماز نہیں پڑھ سکتا تو پہلو پر یا پیٹھ پر لیٹ کر ہی اِشاروں سے نماز پڑھ لے۔ غرضیکہ جِس طرح بھی ہو نماز ضرور پڑھ لے۔

نَمازجنَازہ

وضو کر کے نماز جنازہ کی نیّت باندھ کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں اور سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ اور سُورۃ فاتحہ پڑھیں۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر اَلتَّحِيَّاتُ والا دُرود شریف پڑھیں۔

---

[1] کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے اللہ کے جو تحمّل والا اور عزّت والا ہے۔ پاک ہے اللہ جو رب ہے عرشِ عظیم کا۔ اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ جو تمام جہان کا پالنے والا ہے ہیں چاہتا ہوں تجھ سے اُن کاموں کی توفیق جو تیری رحمت کا موجب ہوں۔ اور جن سے تیری بخشش ہو۔ اور ہر ایک نیکی کی غنیمت۔ اور سلامتی ہر ایک گناہ سے نہ چھوڑ دے تو کوئی گناہ بجز بخش دینے کے۔ اور نہ کوئی غم بجز دُور کر دینے کے اور نہ کوئی حاجت جو تیری مرضی کے موافق ہے۔ سوائے پورا کر دینے کے اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔

پھر اللہ اکبر کہیں اور مندرجہ ذیل دونوں یا ایک دُعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَاُنْثٰنَا۔ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ۔ [1]

دوسری دُعائے جنازہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ [2]

---

[1] اے اللہ بخش دے ہمارے زندوں کو اور ہمارے مُردوں کو۔ اور ہمارے حاضروں کو اور ہمارے غائبوں کو اور ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو اور ہمارے مَردوں کو اور ہماری عورتوں کو۔ اے اللہ جس کو تُو ہم میں سے زندہ رکھے پس زندہ رکھیو اِسلام پر۔ اور جسے تُو وفات دے ہم میں سے پس اُسے وفات دینا ایمان پر۔ اے اللہ نہ محروم رکھ ہم کو اُس کے اجر سے اور نہ آزمائش میں ڈال ہمیں اس کے بعد۔

[2] ۔ اے اللہ بخش دے اس کو اور رحم کر اُس پر اور آرام پہنچا اس کو اور درگذر کر اُس سے اور نہایت اعلیٰ درجہ کی مہمانی کر اور کُشادہ کر اس کے داخل ہونے کی جگہ۔ اور غُسل دے اس کو پانی اور اولوں اور برف سے اور پاک کر اس کو گناہوں سے جیسا کہ تو پاک کرے سفید کپڑے کو مَیل سے اور بدل دے اس کو بہتر گھر اُس کے گھر سے۔ اور اہل بہتر اس کے اہل سے اور ساتھی بہتر اس کے ساتھی سے اور اس کو داخل کر بہشت میں۔ اور بچا اس کو قبر کے عذاب سے۔

نابالغ لڑکے کے جنازہ کی دُعاء اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡهُ لَنَا فَرۡطًا وَاجۡعَلۡهُ لَنَا اَجۡرًا وَّاجۡعَلۡهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا۔[1]

نماز

------:(از حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری):------

اللہ کی عجیب ہی نعمت نماز ہے — دُنیا وَدیں میں باعثِ راحت نماز ہے
حکمِ خدا یہ ہے کہ پڑھو مِل کے پانچ وقت — اَفضل عبادتوں میں عبادت نماز ہے
پھر یہ بھی حکم ہے کہ جماعت کے ساتھ ہو — اِس طرح اور جاذبِ رحمت نماز ہے
بہرِ نمازِجُمعہ یہ ہو اہتمام خاص — سب جان لیں کہ وجہ مسرّت نماز ہے
لازم ہے ذوق وشوق برائے نمازِ عید — یہ مومنوں کی مظہر شوکت نماز ہے
جو ظُلمتِ گُناہ کو آنے نہ دے قریب — وہ نُورِ حق شمعِ ہدایت نماز ہے
بیمار کو مزہ نہیں ملتا طَعام کا — دِل صاف ہوں تو موجبِ لذّت نماز ہے
پھیلا ہوُا ہے اس کا اثر دو جہان میں — جِس کو نہیں زوال وہ دولت نماز ہے
اِس کے سِوا اَب اور ذریعہ کوئی نہیں — قُربِ خُدا کی ایک ہی صُورت نماز ہے
کافی ہے بہرِ اُمّتِ عاصی بس اِتنی بات — تسکینِ قلب شافِع اُمّت نماز ہے
صِحت ہو یا مرض ہو حضر ہو کہ ہو سفر — مومن کی رُوح کیلئے فرحت نماز ہے
لازم ہے یہ اَدا ہو خشوع وخضوع سے — بے شُبہ اک وسِیلۂ جنّت نماز ہے

---

[1] ۔اے اللہ بنا اس کو ہمارے لئے پیش خیمہ اور بنا اس کو شفاعت کرنیوالا۔اور اس کی سفارش قبُول فرما۔

نوٹ:اگر جنازہ لڑکی کا ہوتو **واجعله** کی بجائے **واجعلها** پڑھیں۔

جُرم وخطا سے ہم کو بچاتی ہے روز وشب　　فضلِ خدا سے دافعِ زحمت نماز ہے
ہوتے ہیں رازہائے نہاں اِس سے آشکار　　گویا کلیدِ قُفل حقیقت نماز ہے
ظاہر ہے اس سے دوستورُتبہ نَماز کا　　آرامِ جانِ ختمِ رسَالت نماز ہے

حضرت آدم علیہ السّلام

موجُودہ نسلِ اِنسانی کا مورثِ اعلیٰ آدم علیہ السّلام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جُمعہ کے روز پیدا کیا۔ پھر اس کے بعد اُن کی جنس سے حضرت حوّا کو پیدا کیا۔ اُنہی دونوں سے موجُودہ نسلِ اِنسان چلی۔ آج رُوئے زمین پر جو بھی آدمی پائے جاتے ہیں۔ وہ سب حضرت آدم علیہ السّلام کی ہی اولاد ہیں۔ اِسی لئے آدمی کہلاتے ہیں کیونکہ آدمؑ کی طرف منسُوب ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السّلام کو پیدا کیا تو تمام فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السّلام کی اطاعت کا حکم دیا۔ تمَام فرشتوں نے حکم مانا۔ لیکن ابلیسؔ نے اِنکار کر دیا۔ اور کہا کہ مَیں اُس سے بہتر ہوں۔ کیونکہ میری پَیدائش آگ سے ہے اور ان کی پَیدائش مِٹی سے ہے۔ اُسی وقت سے شَیطان درگاہِ الٰہی سے راندہ گیا۔ کیونکہ اُس نے خدا کے حکم کی نافرمانی کی۔

پہلے حضرت آدمؑ اور حوّا جنّت میں رہا کرتے تھے۔ اور خوشگوار زندگی بسر کرتے

تھے۔خدا تعالیٰ نے انہیں ہر قسم کی آزادی دے رکھی تھی۔صرف ایک درخت سے منع کیا تھا کہ اس کے پاس نہ جانا۔لیکن شَیطان نے اُن کو بہکا دیا۔اِس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں وہاں سے نِکال دیا۔پھر حضرت آدمؑ نے اللہ تعالیٰ کے حضُور توبہ کی اور اللہ تعالیٰ نے اُن کی توبہ قبُول کر لی۔

سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السّلام نے زمین پر کعبہ بنایا۔اور اُس کے کونے پر حَجرِ اَسوَد رکھا کہتے ہیں کہ حضرت آدمؑ کی عُمر ۹۳۰ سال کی ہوئی۔واللہ اعلم۔

حضرت محمد رسُول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

آپؐ ملک عرب میں پَیدا ہوئے۔ جب آپؐ کا ظہُور ہوا، دُنیا گُمراہ ہو چکی تھی۔ تمام لوگ خدا کو چھوڑ چکے تھے۔ آپؐ کی آمد سے ذرا پہلے کوئی خال خال توحید کی طرف متوجّہ ہونے لگا تھا۔ سب لوگ بُرائیوں میں مبتلا تھے۔

آپؐ نے جِس وقت دعویٰ کیا۔ قریبًا سب لوگ آپؐ کے مخالف ہو گئے۔ اور آپؐ کو ہر وقت تکلیفیں دینے لگ گئے۔ آپؐ کے حامی بہت ہی کم تھے۔ بلکہ آپؐ کو تکلیف دینا ثواب سمجھتے تھے۔ کوئی کہتا تھا جادُوگر ہیں۔ کوئی کہتا تھا مجنُون ہیں۔ (نعُوذ باللہ) اور کوئی کہتا تھا شاعِر ہیں۔ جلد تباہ ہو جائے گا۔ اور کوئی کہتا تھا پراگندہ خواب بین ہیں۔ اور کوئی کہتا تھا اَبتر ہیں۔ اُن کے بعد اُن کا سِلسلہ ختم ہو جائے گا غرض جِتنے مُنہ اتنی باتیں تھیں۔ لیکن آپؐ نے فرمایا کہ میرا خدا کہتا ہے کہ تم میرا کچھ بگاڑ نہیں سکو گے۔ میرا خدا خود میری حفاظت کرے گا۔ اگر تم مجھے مان لو گے تو اس جہان میں بھی کامیاب ہو جاؤ گے اور اَگلے جہان میں بھی تم کو نعمتیں ملیں گی۔ لیکن اگر تُم باز نہیں آؤ گے اور میرا انکار کرو گے تو تُم اِس جہان میں بھی ناکام و نامُراد رہو گے اور اَگلے جہان میں بھی تم سخت تکلیفیں اُٹھاؤ گے۔ اور تُم کو دوزخ میں

ڈالا جائے گا۔ یہ باتیں سُن کر لوگ ہنستے تھے۔ لیکن آپؐ اُن کی بالکل پرواہ تک نہیں کرتے تھے۔ آہستہ آہستہ لوگوں نے آپؐ پر ایمان لانا شروع کر دیا۔ اور بہت سے خداؤں کو چھوڑ کر ایک خدا کے پرستار بن گئے۔

عورتوں میں سب سے پہلے آپؐ کی بیوی حضرت خدیجہؓ آپ پر ایمان لائیں اور آپؐ کو تسلّی بھی دی۔ اور جوانوں میں سے حضرت ابوبکرؓ صدیق سب سے پہلے آپؐ پر ایمان لائے۔ اور بچّوں میں سب سے پہلے حضرت علیؓ اور غلاموں میں سے زیدؓ اور بلالؓ ایمان لائے۔

پہلے تین سال خفیہ طَور پر تبلیغ کی جاتی تھی۔ کیونکہ کُفّار کا بہت زور تھا۔ آخر جب اِسلام پھیلنے لگا تو لوگ آپؐ کو قتل کر دینے پر آمادہ ہو گئے۔ آخر آپؐ نے خدا کے حکم اور اِسلام کی خاطر اپنے پیارے وطن مکّہ کو چھوڑا اور مدینہ روانہ ہو گئے۔ (اس کو ہجرت کہتے ہیں) جب آپؐ وہاں تشریف لے گئے تو وہاں بھی آپؐ تبلیغ میں مشغول ہو گئے۔ اور اِسلام جلد جلد پھیلنا شروع ہو گیا۔ آخر وہاں بھی کافِر آپؐ کو تباہ کرنے کے لئے آئے۔ اور آپؐ نے خود حفاظتی کے طَور پر لڑائیاں کیں۔ لیکن اکثر دفعہ کافِر شکست کھاتے رہے۔ اور خدا کے وعدہ کے مطابق اَئِمۃُ الْکُفر[1] اِس دُنیا سے ناکام و نامُراد اُٹھ گئے۔ اور آپؐ نے مکّہ فتح کر لیا۔ اور اپنے تمام دُشمنوں کو معاف کر دیا۔ آپؐ کی زندگی میں ہی تمام عرب مُسلمان ہو گیا۔ اور آپؐ پر ایمان

[1] ۔ ابوجہل ۔ عتبہ ۔ شیبہ وغیرہ

لانے والے لوگ گناہوں سے پاک ہو گئے۔ اور سَاری دُنیا کے لئے نمونہ بن گئے۔اوراس دُنیامیں ہی کامیاب ہوگئےاوراُن کوہی بادشاہتیں ملیں۔اور ہرقسم کا آرام ان کواِس دُنیامیں ہی مل گیا۔اورسب کےسب آخرت میں بھی کامیاب ہوگئے۔

آپؐ کے اخلاق نہایت اعلٰی تھے۔جِس قدر اچھے اخلاق ہیں سب کے سب آپؐ میں پائے جاتے تھے۔اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو بے شمار مال ودولت دیا۔لیکن آپؐ نے سب کچھ خدا کی راہ میں خرچ کر دیا۔اوراپنے لئے کچھ بھی نہ رکھا۔آپؐ نے اپنے لئے کوئی عمارت نہیں بنوائی بلکہ کچّے مکانوں میں ساری عمر بسر کی۔جِن لوگوں نے آپؐ کے ساتھ بُرائی کی۔آپؐ نے اُن سے نیکی کی۔غریبوں کی اِمداد کی جنگوں میں آپؐ نے بہت بہادری دکھلائی آپؐ مہمان نوازی میں سب سے آگے تھے۔حِلم اورعفو آپؐ میں بہت تھا۔آپؐ کا رُعب اِس قدر تھا کہ اگر آپؐ کو کوئی دُور سے دیکھتا تو ڈر کے مارے کانپنے لگ جاتا۔لیکن جب آپؐ کے پاس آتا تو سب ڈر دُور ہو جاتا تھا۔جوشخص آپؐ کے پاس بیٹھ جاتا۔اُس کا وہاں سے اُٹھنےکو دِل نہ چاہتا تھا۔

آپؐ کو **قرآن مجید** دیا گیا۔جو قیامت تک رہے گا۔اورکبھی منسُوخ نہیں ہوگا۔اورآپؐ کا فیض بھی قیامت تک جاری رہے گا۔کوئی شخص آپؐ سے الگ ہوکرکوئی نِعمت حاصِل نہیں کرسکتا۔

آپؐ کی گیارہ بیویاں تھیں۔جِن میں سِوائے حضرت عائِشہ صدیقہؓ کے سب

بیوہ تھیں۔آپ ؐ کی ۴ لڑکیاں اور ۴ لڑکے پیدا ہوئے۔لڑکے تو بچپن ہی میں فوت ہو گئے۔اورلڑکیاں بڑی ہوئیں۔لڑکیوں کے نام یہ ہیں۔

زینبؓ۔رقیہؓ۔اُمِ کُلثومؓ۔فاطمہؓ

حضرت رقیہؓ اور اُمِّ کُلثُومؓ یکے بعد دیگرے حضرت عثمانؓ کے ساتھ بیاہی گئیں۔اورزینبؓ ابوالعاص سے بیاہی گئیں۔اورحضرت فاطمہؓ حضرت علیؓ سے بیاہی گئیں۔سوائے حضرت فاطمہؓ کے کِسی کی اَولاد نہیں چلی۔اَور حضرت فاطمہؓ کی اَولاد کو ہی سَیّد کہا جاتا ہے۔لڑکوں کے نام یہ ہیں۔

قاسمؓ۔طاہرؓ۔طیّبؓ۔ابراہیمؓ۔

حضرت اَبُوبکُر رضِیَ اللہ عنہُ

حضرت ابوبکرؓ ابوقحافہ کے بیٹے تھے۔آپؓ کی والدہ کا نام اُمّ الخیر سلمٰی تھا۔ آپ عُمر میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے ایک سال چھوٹے تھے۔حضرت ابوبکرؓ قریش میں بڑے معزّز اور مالدار تھے۔آپؓ تجارت کیا کرتے تھے۔ جب حضرت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے دعویٰ نبوّت کیا تو سب سے پہلے آپ ؐ پر حضرت ابوبکرؓ ہی ایمان لائے۔ایمان لانے کے بعد آپؓ کو بہت سی تکالیف کا سامنا ہوَا۔لیکن آپؓ نے حضرت رسُولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلّم کا ساتھ ہرگز نہ

چھوڑا۔ بلکہ ہر مصیبت میں آگے ہی قدم بڑھایا۔ ہجرت کے بعد حضرت رسولِ پاکؐ کے ساتھ غارِ ثور میں حضرت ابوبکرؓ ہی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں آپ کی بہت تعریف کی ہے۔ آپ مسکینوں یتیموں پر بہت رحم کیا کرتے تھے اورغریبوں کا سہارا تھے۔ جس وقت آپ ایمان لائے اُس وقت سے اپنا سب مال اِسلام اور مُسلمانوں کی خاطِر خرچ کرنا شروع کر دیا۔ حضرت رسولِ پاکؐ نے فرمایا ہے کہ:-

''مجھے سب سے زیادہ فائدہ ابوبکرؓ کے مال نے دیا ہے۔''

آپ تمام جنگوں میں آنحضرتؐ کے ساتھ شریک ہوئے۔ کارہائے نمایاں کئے۔ آپ کے اخلاق بہت اعلیٰ تھے۔ خصوصاً آپ کا دِل بہت نرم تھا۔ اورعزم بھی حددرجہ کا تھا۔ آپ نے تبلیغِ اِسلام میں بہت حِصّہ لیا۔ آپ کی تبلیغ سے مختلف قبیلوں کے معزّز آدمی مُسلمان ہوئے۔ حضرت عائِشہ جو آنحضرتؐ کی سب سے زیادہ پیاری بیوی تھیں۔ حضرت ابوبکرؓ کی ہی لڑکی تھیں۔ آپ کے زمانہ میں ہی قرآن بھی ایک کتاب کی صورت میں جمع ہؤا۔ حضرت رسولِ پاکؐ کے وصال کے بعد آپ سب سے پہلے خلیفہ ہوئے۔ اور آپ نے ۲ سال ۳ ماہ ۱۰ دِن خلافت کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

حضرت مسیح موعود میرزا غلام احمد صاحب قادیانی ؑ خدا کے اُن بندوں میں سے تھے جن کو خدا تعالیٰ لوگوں کی ہدایت کے لئے بھیجتا ہے۔ اور اُن کے ذریعہ دُنیا میں ایمان قائم کرتا ہے۔ اور اپنے بندوں کو گمراہی سے نکالتا ہے۔ آپؑ خدا کے برگزیدہ تھے۔ آپؑ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو تمام مذاہب پر غالب کیا۔ اور اِسلام کے چہرہ پر جو گرد وغبار آ گیا تھا اُسے دُور کیا۔ آپؑ کا دعویٰ تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے خلق اللہ کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور وہی مسیح موعود ہوں جس کا ذِکر احادیث میں آتا ہے اور وہی مہدی ہوں جس کا وعدہ آنحضرتؐ نے دیا ہے۔ اور وہی مُصلح ہوں جو آخری زمانہ میں آنے والا تھا۔ اور تمام مذاہب کے اندر اس کے آخری زمانہ میں آنے کی پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ اور مجھ کو اللہ تعالیٰ نے اِسلام کی نُصرت اور تائید کے لئے بھیجا ہے اور مجھے قرآن کریم کا عِلم دیا گیا ہے۔ اور اس کے معارف وحقائق مجھ پر کھولے گئے ہیں۔ اور حضرت رسُولِ پاکؐ کی شان اور عظمت قائم کرنے کے لئے مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اور اسلام کو دُوسرے مذاہب پر غالب کرنا میرا کام ہے۔ مَیں عیسائیوں اور یہودیوں کے لئے مسیح ہوں۔ اور ہندوؤں کے لئے کرشن۔ آپؑ کا دعویٰ سُنتے ہی

لوگ آپؑ کے مخالف ہو گئے۔ آپؑ پر کُفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ آپؑ کو اور آپؑ کی جماعت کو واجب القتل قرار دیا گیا۔ اور ہر طرح کی تکالیف آپؑ کو دی گئیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کا ساتھ دیا۔ اور آپؑ سے اپنے رسُولوں اور پیاروں والا معاملہ کیا۔ ہر میدان میں آپؑ کو فتح دی۔ اور ہر شرّ سے آپؑ کو بچایا۔ آپؑ کے دُشمن تباہ و برباد ہو گئے۔ آپؑ کی سچّائی ثابت کرنے کے لئے سُورج اور چاند کو رمضان میں گرہن ہُوا۔ طَاعُون نے آپؑ کے مخالفوں کی صفائی کر دی۔ آریہ سماج اور عیسَائیت کی بُنیادوں کو آپؑ نے ہلا دیا۔ اور اِسلام کی صَداقت پر آپؑ نے اسی کے قریب کتابیں لِکھیں۔ اور سینکڑوں اشتہار شائع کئے۔ دُشمنوں نے بھی گواہی دِی کہ تیرہ سَوسال کے عرصہ میں کوئی ایسا بےنظیر آدمی پیدا نہیں ہُوا۔ وہی اِسلام جو آپؑ کے آنے سے پیشتر بےکسی اور بےبسی کی حالت میں تھا۔ اپنی پہلی حالت پر واپس آ گیا۔ آج اِس سے تمام مذاہب کانپتے ہیں۔ اور اس کے سامنے آنے سے گھبراتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے دُنیا میں ایک ایسی جماعت پَیدا کر دی ہے جو صحیح معنوں میں اِسلام پر چلنے والی ہے اور شریعت کا جُوَا اپنی گردن پر اُٹھائے ہوئے ہے۔ اور خدا اور اُس کے رسول پر اپنی جان قُربان کرنے والی ہے اور دین کو دُنیا پر مقدم رکھتی ہے۔ اور سَاری دُنیا میں تبلیغ اِسلام کرتی ہے۔ حتیٰ کہ مرکز عیسائیت (لنڈن) میں بھی ایک مسجد بنا دی ہے۔ جِس کا نام مسجد فضل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی جماعت یعنی جماعت احمدیہ اس وقت دُنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلی ہوئی ہے۔شاید ہی کوئی ایسا برِّ اعظم یا ملک ہو جہاں جماعت نہ پائی جاتی ہو۔حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے ایسے مُردے زندہ کئے ہیں کہ وہ اَب دُوسروں کو بھی زندہ کر رہے ہیں۔ **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَ عَلٰی مُطَاعِہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ**۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

آپؓ بھیرہ ضلع شاہ پور میں ۱۸۴۱ء کے قریب پیدا ہوئے۔ بچپن کا زمانہ وہیں گذارا۔ اپنے بڑے بھائی سے تعلیم دینی ورواجی حاصل کی۔ اور راولپنڈی سے نارمل اِمتحان پاس کر کے پنڈ دادن خاں میں اوّل مدرس مقرّر رہوئے۔ مگر مزید تعلیم کے شوق سے ملازمت اور وطن چھوڑ کر دہلی کی طرف چلے گئے۔ ہندوستان کی مشہور درسگاہوں رامپور۔ لکھنؤ۔ اور بھوپال وغیرہ میں تعلیمِ طِبّ و دینیات حاصل کرتے رہے۔ اِسی زمانہ طالبِ علمی میں حج کے لئے مکّہ معظّمہ تشریف لے گئے۔ وہاں مختلف محدّثین سے علمِ حدیث حاصل کیا۔ اور اس میں کامِل مہارت پَیدا کی۔ عرب سے واپس آ کر اپنے وطن بھیرہ میں مطب جاری کیا۔ دُور ونزدیک سے بیماروں کا ہجوم ہونے لگا۔ لیکن ایک خواب کی بناء پر آپ نے مہاراجہ صاحب کشمیر کا شاہی طبیب ہونا منظور کرلیا۔ ۱۸۹۱ء تک وہاں رہے۔ اور دربار میں بڑی عزّت حاصل کی۔ اِس کے بعد آپؓ پھر اپنے وطن بھیرہ تشریف لے گئے۔ اور اپنی رہائش اور مطب کے لئے مکانات بنوانے شروع کئے۔ دورانِ تعمیر میں آپؓ کو کِسی کام کے لئے لاہور آنا پڑا۔ جب لاہور پہنچے تو حضرت مسیح موعُود علیہ السّلام کے ساتھ گہری محبّت اور تعلّقات کی وجہ سے گوارا نہ کیا کہ قادیان

آنے کے بغیر واپس چلے جائیں۔ یہاں حضرت مولوی عبد الکریم صاحبؓ بھی موجُود تھے۔اُنہوں نے آپؓ سے ذِکر کیا کہ حضرت مسیح موعُود علیہ السّلام کا منشاء یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ اب یہیں رہیں۔فرمایا بہت اچھّا۔اور یہیں رہنے لگ پڑے۔

آپؓ صُبح قرآن مجید کا درس عورتوں میں دیتے اور شام کے وقت مسجد اقصٰی میں مَردوں کو درس قرآن شریف کا روزانہ دیتے۔ اور دن بھر طالب عِلموں کو حدیث اور طبّی کتب کا درس فرماتے۔ اور مریضوں کا عِلاج کرتے یا حضرت مسیح موعُود علیہ السّلام کی خدمت میں حاضِر رہتے۔

۱۹۰۸ء میں جب حضرت مسیح موعُود علیہ السّلام کا وصال ہوًا تو تمام جماعت احمدیّہ نے آپؓ کو حضورؑ کا خلیفہ تسلیم کیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بَیعت کی۔تعلیم الاسلام ہائی سکول اور بورڈنگ ہاؤس کی عظیم الشان عمارتیں آپؓ ہی کے عہدِ خلافت میں تیار ہوئیں۔نُور ہسپتال اور مسجد نور بھی آپؓ کے زمانہ کی یادگار ہیں اور آپؓ کے نام پر نامزد ہوئیں۔ اخبار الفضل اور اخبار نُور بھی آپؓ کے زمانہ میں ہی جاری ہوئے۔اور لندن میں تبلیغی مِشن کا اجراء بھی آپؓ ہی کے زمانہ مُبارک میں ہوًا۔

ایک اور بات جو خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ وہ یہ ہے کہ صُوبہ بنگال کے مشہُور و معروف عالِم و فاضِل مولوی سیّد عبد الواحد صاحب مبلّغ سِلسلہ عالیہ احمدؐیّہ بھی آپؓ ہی کے زمانہ میں داخل سِلسلہ ہوئے۔جِن کے واسطہ سے صَدہا لوگوں نے بیعت کی۔

آپؓ نے ۱۳؍مارچ ۱۹۱۴ء کو بروز جُمعہ وفات پائی۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپؓ اپنے اخلاص اور تقویٰ کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی نظر میں اِس حد تک محبُوب تھے کہ حضُور علیہ السّلام نے ایک شعر میں آپؓ کی تعریف میں فرمایا ۔

چہ خوش بُودے اگر ہر یک زِ اُمّت نُورِ دیں بُودے
ہمیں بُودے اگر ہر دل پُر از نُورِ یقیں بُودے[1]

آپؓ کا فیض عام تھا۔ ہزار ہا ہندو، مُسلم، عیسائی اب تک آپؓ سے کِسی نہ کِسی رنگ میں فیض یافتہ ہونے کے سبب ممنُون ہیں ۔اور آپؓ کی یاد میں چشم پُر آب ہو جاتے ہیں۔

بہت سے طلباء کو آپؓ نے اپنے خرچ سے تعلیم دلائی۔ صَد ہا کو خود علوم پڑھائے۔ کئی لوگوں کو حج کرائے بہت سے محتاجوں کے قرض ادا کئے۔ سب کو نیک نصیحت کرتے رہتے۔ بیماروں کو ادویّہ مُفت دیتے تھے۔ عِلاج کے واسطے کبھی فیس نہ مانگتے تھے۔ جو کچھ کوئی دیتا تھا قبُول کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپؓ کو جنّت میں بلند مقامات اور بڑے بڑے درجات عطا کرے۔ آمین۔

آپؓ نے ۵ سال ۹ ماہ ۱۸ دِن خلافت کی۔

[1] کیا ہی اچھّا ہو اگر جماعت میں سے ہر ایک ہی نُور دین ہو۔ نُور دین جیسا ہی ہو۔ اگر ہر ایک دِل یقین کے نُور سے پُر ہو۔

قرآن شریف کی تعلیم

۱۔ اللہ تعالیٰ واحد لاشریک و قادر و مالک و حیّ و قیوم ہے۔ اُس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں۔

۲۔ ہر وقت محمدؐ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم پر درُود بھیجتے رہو۔

۳۔ حضرت رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلّم سے محبّت کرو۔ اور آپؐ کو اپنی جان سے بھی عزیز سمجھو۔

۴۔ ہر وقت توبہ اور استغفار کرتے رہا کرو۔

۵۔ گُناہ ایک زہر ہے اِس کو مت کھاؤ۔

۶۔ ہر وقت دُعا میں لگے رہو۔

۷۔ ہمیشہ خدا سے ڈرتے رہو۔

۸۔ عاجزانہ زندگی بسر کرو۔

۹۔ آپس میں مت لڑو جھگڑو۔

۱۰۔ کِسی پر ظُلم نہ کرو۔

۱۱۔ پنجگانہ نماز ادا کرو۔

۱۲۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شُکریہ ادا کرو۔

۱۳۔ قریبی رشتہ داروں، مسکینوں اور مُسافروں کے حقوق ادا کرو۔

۱۴۔حلال اور پاکیزہ کھانا کھاؤ۔

۱۵۔کِسی پر جھُوٹا اِلزام (بُہتان) مت لگاؤ۔

۱۶۔فضُول خرچی مت کرو۔

۱۷۔زنا کے قریب تک نہ جاؤ۔

۱۸۔صادقوں کی مجلس اختیار کرو۔

۱۹۔ہمیشہ اچھّے اور نیک کام کرو۔

۲۰۔بُری باتوں سے پرہیز کرو۔

حدیث کی باتیں

۱۔خدا کی عبادت اِس طرح کرو گویا تم اُس کو دیکھتے ہو۔ یا وہ تمہیں دیکھتا ہے۔

۲۔بُرائیوں سے بچو۔

۳۔تواضع اور فروتنی اختیار کرو۔

۴۔دُنیا سے دِل برداشتہ رہو۔

۵۔بڑوں کی عزّت کرو اور چھوٹوں پر رحم کرو۔

۶۔خدا تعالیٰ اور اُس کے رسُولؐ سے محبّت کرو۔

۷۔رسُول پاک ؐ کے اہل بیت اور صحابہ ؓ سے محبّت رکھو۔

۸۔حَسد اور کِینہ چھوڑ دو۔

۹۔فضُول باتوں سے پرہیز کرو۔

۱۰۔مظلوم کی مَدد کرو۔

۱۱۔ظالم کی مدد کرو (یعنی اُس کو ظُلم سے روکو)۔

۱۲۔ہر ایک کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

۱۳۔جھوٹی گواہی مَت دو۔

۱۴۔نجومیوں کی باتوں کو سچّا مَت سمجھو۔

۱۵۔حاکمِ وقت کی اِطاعت کرو۔

۱۶۔اپنے ماتحتوں کے ساتھ نیک سُلوک کرو۔

۱۷۔رسُولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلّم کے نمونہ پر چلو۔

۱۸۔کثرت سے صدقہ وخیرات دو۔خصوصًا رمضان میں۔

۱۹۔خدا کو کثرت سے یاد کرو۔

۲۰۔کِسی کا دِل مَت دُکھاؤ۔